

مسجد ابراہیم

کی

فضاؤں میں

مقام ابراہیم میں دو گانہ اور دعا کے بعد پانچ زمزم کو روانہ ہوتے۔ خدا کرے کہ زمزم کی شراب پور جسمانی و روحانی طہارت و تزکیہ کا باعث ہو۔ قبلہ رخ کھڑے ہو کر اس کا پینا مسنون ہے۔ زمزم جو آجکل کنوئیں کی شکل میں موجود ہے، یہ آج سے چار ہزار سال قبل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عہد طفولیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور رحمت خاصہ سے حضرت اسماعیلؑ کی شدت پیاس بجھانے کیلئے چشمہ کی صورت میں نمودار فرمایا تھا۔ اب یہ چشمہ زمین و وزتہ خانے کے اندر کنوئیں کی شکل میں موجود ہے۔ زمزم کا یہ کنوئیں خانہ کعبہ سے تقریباً پچاس گز کی مسافت پر بجانب مشرق و جنوب بحر اسود کے بالمقابل واقع ہے۔ مردوں کے لئے علیحدہ جگہ اور عورتوں کے لئے علیحدہ جگہ متعین ہے۔ سیڑھیوں سے نیچے اترنے کا انتظام ہے۔ اب اس پر تین واٹر پمپ نصب ہیں، ہجوم نہ ہونے کے وقت ڈول سے پانی نکالنے کا انتظام ہے۔ زیادہ ہجوم کے وقت پولیس وہ آہنی جالیدار دروازہ بند کر دیتی ہے جو کنوئیں کے پاس لگایا گیا ہے۔ دروازہ سے باہر متعدد ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ ان سے باسانی سیرابی میسر ہوتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: خَيْرُ مَاءٍ عَلَى وَجْهِ الْاَرَمَنِ مَا دَفَزَمَ فِيْهِ طَعَامُ الطَّعْمِ وَ شِفَاءُ السَّقَمِ۔ (مقام رس کے زمین پر بہتر پانی زمزم ہی کا ہے جس میں غذائیت اور شفا ہے۔)

آب زمزم کو پیٹ بھر کر پینا چاہئے اور پیتے وقت دین و دنیا و آخرت کی عافیت و سلامتی کی نیت کرنی چاہئے۔ جیسا کہ صادق و مصدق علیہ السلاست نے فرمایا ہے: فَهَوَ بِنَا شَرِبَ لَهٗ۔ یہ پانی

ہر اس غرض کو پورا کرتا ہے جس کے لئے نوش کیا جائے عبد اللہ بن عباسؓ نے آب زمزم پیا تو یہ دعا فرمائی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عَلٰمًا نَّافِعًا۔ (اے میرے مولا مجھے نفع رساں علم عطا فرما۔) وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔ (میرے رزق میں فراخی نصیب فرما۔ اور ہر بیماری سے شفاء)

اس پانی کو جتنا بھی پیا جائے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ پیٹ بھر کر پیا جائے اور ہر سانس پر بیت اللہ کی طرف نگاہ اٹھائی جائے۔ آج کل تو تہ خانہ میں خانہ کعبہ نظر نہیں آتا۔ خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا کافی ہے۔ بعض حضرات پانی کو برتن میں ڈال کر اوپر پڑھ جاتے ہیں، اور خانہ کعبہ کو نگاہ کئے ہوئے آب زمزم نوش فرماتے ہیں۔ بچا ہوا پانی اپنے چہرہ، سر، اور جسم کے اعضاء پر مل لینا چاہئے۔ دارقطنی میں ابن عباسؓ کی ایک روایت کا خلاصہ یہ ہے: "زمزم کا پانی جس غرض کے لئے پیا

جائے وہی غرض پورا کرتا ہے۔ اگر آپ شغلیابی کے لئے نوش کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کو تندرستی و صحت عطا فرما دے گا۔ اگر بغرض غذائیت استعمال کریں تو خداوند تعالیٰ آپ کو سیر کر دے گا۔ اور اگر پیاس بجھانے کی غرض سے پیں تو اللہ تعالیٰ پیاس دور کر دیگا۔ ایک روایت میں یہ اضافہ بھی وارد ہے۔ "اور اگر اس کو اس نیت سے پیں کہ اللہ تعالیٰ کی پناہ نصیب ہو تو یقیناً اسکی پناہ نصیب ہوگی۔"

صحیح مسلم میں حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ "میں جب نبوت کی خبر سن کر مکہ مکرمہ (اسلام لانے کی غرض سے) حاضر ہوا، تو مجھے مکمل مہینہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا موقع میسر نہ آسکا۔ چنانکہ اپنے ساتھ ترشہ خوراک نہیں لایا تھا، اس لئے تمام مہینہ آب زمزم پینے سے غذائیت حاصل کرتا رہا۔ ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ میں موتا ہو گیا۔ میں اپنے جگر میں بھوک کی وجہ سے کمزوری کا کوئی اثر محسوس نہ کرتا تھا۔ جب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلمؐ ابوذر غفاریؓ کا یہ سارا بیان سن لیا تو فرمایا کہ "آب زمزم میں برکت ہے، اس میں غذائیت ہے جو پینے والے کو سیر کرتی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلمؐ کو آب زمزم اتنا مرغوب و محبوب تھا کہ فتح مکہ کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلمؐ واپس مدینہ پہنچ گئے۔ تو مکہ میں اپنے مقرر کردہ خطیب سہیل بن عمروؓ کو آب زمزم طلب کرنے کی غرض سے ایک مکتوب گرامی ارسال کیا۔ چنانچہ حضرت سہیلؓ نے آب زمزم سے دو مشکیزے بھر کر اونٹ پر لاد سکے اور قاصد کے ذریعہ مدینہ منورہ بھیج دئے۔

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلمؐ پر عمل کرنے کی خاطر ہر سال لاکھوں ٹن پانی لاکھوں حجاج کرام کے ذریعہ دنیا کے مختلف گوشوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اس پانی کی یہ خاصیت ہے کہ طویل عرصہ گزرنے کے باوجود اس کے ذائقہ میں تلخی، بدبو اور بد مزگی پیدا نہیں ہوتی۔

آب زمزم پیٹ بھر کر پینے کے بعد صفا کی طرف سعی کی نیت سے روانہ ہوئے باب الصفا سے نکلے۔ زبان پر اَبَدًا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ — اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنِّیْ۔ (میں اس جگہ سے سعی کا آغاز کرتا ہوں جس جگہ کو اللہ تعالیٰ نے مقدم ذکر فرمایا ہے۔)

شَعَائِرُ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اِنْ يَطَّوَّفَ بِمَا وَصَّی تَطَوُّعًا خَيْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ۔ (خداوند کریم کا ارشاد ہے) یقیناً صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانوں میں سے دو نشانیاں ہیں، پس جو کوئی حج بیت اللہ کرے، یا عمرہ، تو اس کو ان دونوں جگہ کے درمیان طواف کرنا چاہئے۔ اور جو کوئی نفلی نیکیاں کرے، تو اللہ تعالیٰ نیکیوں کا بدلہ دینے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے۔)

اب صفا پہاڑی کا معمولی حصہ باقی رہ گیا ہے، اکثر حصہ تراشا گیا ہے۔ ان پہاڑی پتھروں پر یا اس کے نیچے جگہ میں کھڑے ہو کر خانہ کعبہ کی طرف رخ کرنا چاہئے۔ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر دعا مانگنی چاہئے۔ یہاں حضرت ہاجرہؓ پانی کی تلاش میں اس وقت آئی تھیں جبکہ آپؐ کا نورِ نظر، نختِ جگہ، شیرِ خوار بچہ حضرت اسماعیل علیہ السلام شدتِ پیاس سے ماہیِ بلاب کی طرح ترپنے لگا، تو اس کی ماما بھری ماں اپنے لاڈلے اکھڑتے بچے کی جان بچانے کی خاطر صفا پہاڑی کو دوڑی تاکہ اس ادبھی جگہ سے کہیں پانی کا سراغ مل سکے۔ اس نے جب چاروں طرف نظر دوڑائی تو پانی کا سراغ نہ ملا اور نہ کوئی جاندار حدِ نگاہ تک نظر آیا۔ صفا سے مروہ کی طرف روانہ ہوئی، شاید وہاں سے کہیں پانی کا نشان مل سکے۔ وہاں بھی ماسوائے سنسان، لٹوق صحراؤں کے اور کچھ نظر نہ آیا۔ دریائے نیل کے سرسبز دشا داب کنارے میں پیدا شدہ خاتونِ مرقیہؓ حیرتِ علاقہ نشا کے سردترین مقامات میں رہائش پذیر حضرت ہاجرہؓ اور سرزمینِ حجاز کی بے آب و گیاہ پہاڑی علاقہ، ریت کے ڈھیر، خاموش فضا میں ہمہ گیر تنہائی کا عالم، عجب و خراش منظر تھا۔ سیاہ پہاڑوں کی آغوش میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بیویؓ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ محترمہؓ حضرت ہاجرہؓ سات مرتبہ پانی کی تلاش میں دوڑی۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ حضرت ہاجرہؓ کی اسی واقعہ کی یادگار و تذکرہ میں صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جاتی ہے۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ کِیْ اٰیٰتِ صَبْرِ کے بعد ذکرِ ہونیکِ وجہ حضراتِ مفسرینؒ یہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فضائلِ صبر بیان کرنے کے بعد طائفہ صابریں کی سیرہ اور سراجِ حضرت ہاجرہؓ کے مواقعِ صبر کو بیان فرمایا ہے۔ حضرت ہاجرہؓ کے تسلیم و انقیاد اور رضا برضا کے مولیٰ پر صبر اللہ تعالیٰ کو اتنا محبوب ہوا کہ اس کی دوڑ کو قیامت تک حج اور عمرہ کرنے

دالوں پر لازم کر دیا۔ اور صفا مروہ ”کو شعائر اللہ (خدا کی نشانیاں) کے مقب سے نوازا۔ حضرت ہاجرہؑ جب یاس و ناامیدی کے عالم میں مروہ سے اتر رہی تھیں، انہوں نے اسی اثنا میں ایک غلی آواز سنی: مَنْ أَنْتِ؟ تم کون ہو۔؟ اَنَا أُمُّ وَلَدٍ ابْرَاهِيمَ هَاجِرَةُ۔ میں حضرت ابراہیمؑ کے فرزند کی والدہ ہوں، میرا نام ہاجرہؑ ہے۔ حضرت ہاجرہؑ نے جواب دیا: — ہا قنہ دوبارہ پوچھتا ہے۔ اِنِّیْ مِنْ ذَکَلْکُمْ۔ حضرت ابراہیمؑ نے تمہیں اس سسنان وادی میں کس کے حوالہ کر دیا ہے۔؟ حضرت ہاجرہؑ نے جواب دیا: دَلَّانَا اِلٰی اللّٰہ۔ انہوں نے ہمیں اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا ہے۔ فرشتے نے فرمایا: دَکَلْکُمْ اِلٰی کَافٍ۔ انہوں نے تو خدا سے قادر و کافی کہے سپرد چھوڑا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ جب تختہ جگر کے پاس پہنچیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ زمین سے پانی پور سے زور سے پھوٹ کر نکل رہا ہے۔ حضرت ہاجرہؑ نے چشمہ کے ارد گرد منڈیر بنا کر پانی کو جمع کر دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اگر حضرت ہاجرہؑ پانی کے روکنے کے لئے منڈیر نہ بناتیں تو آج یہ بہتا ہوا چشمہ ہوتا۔

حجّات کرام صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت حضرت ہاجرہؑ کے صبر و تسلیم اور ہمت و استقلال کو پیش نظر رکھیں جبکہ وہ فرمان خداوندی کے پیش نظر عدم مشقتیں برداشت کر گئی تھیں۔ آج تو یہاں ہر قسم کی سہولت مہیا ہے۔ چاروں طرف آبادی ہے۔ صفا سے مروہ تک صاف شفاف راستہ ہے۔ اوپر اینٹر ہے۔ اُس وقت یہ چٹیل میدان اور پہاڑیوں میں سنگلاخ راستہ تھا۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے ہوئے جو دعا بھی آپ کریں بہتر ہے۔ اگر تلاوت قرآن کریم کر سکیں تو انب ہے۔ سب سے مختصر اور جامع دعا یہ ہے۔ رَبِّیْ اَعْظِیْزْ وَاَرْحَمْ وَاَنْجِیْ اَوْ ذَلِّیْ اَوْ نَعِیْزْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ۔ (اے پروردگار مجھے اپنی مغفرت و رحمت میں جگہ دے اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔ یقیناً تو ہی سب پر غالب اور سب سے زیادہ کریم فرما ہے)۔

صفا سے چل کر سبز ستون سے دوسرے سبز ستون تک ذرا دوڑ کر جانا چاہئے۔ مروہ پر پڑھ کر وہی عمل کرنا چاہئے، جو صفا پر کیا تھا۔ خانہ کعبہ کے ارد گرد طواف ہو۔ یا صفا مروہ کے درمیان سعی۔ یہ درحقیقت انبیاء کرام اور حضرات صحابہؓ و تابعینؓ، شہداء و صلحاء کے نقوش اقام پر پڑنا ہے سات دفعہ چلنے کو سعی کہتے ہیں۔ اور صفا مروہ کے درمیان خطہ کو مسعی — صفا سے آغاز کر کے مروہ پر ختم کیجئے۔ عمرہ کے طواف و سعی سے فارغ ہو کر حج کے لئے طواف شروع کیا۔ ہر شرط میں بھرا سو دکانوں سے نصیب ہوا۔ سعی سے فارغ ہو کر ”منی“ جانے کے لئے مسعی کی جانب نکلے۔ ہم نے شام کو صرف پانی سے روزہ افطار کیا۔ رات کا اکثر حصہ گزر گیا ہے، ہمیں بھوک کا قطعاً

احساس تک نہیں۔ زمزم کے پانی نے سیر کر دیا ہے۔ محض خانہ پرہی کے طور پر کچھ کھانے کے لئے بازار گئے، مگر تمام بازار بند ہے۔ صرف ایک ہوٹل کھلا ہوا ملا، کھانے کے متعلق دریافت کیا تو پتہ چلا کہ روٹی ہے مگر سالن نہیں، روٹی خرید لی، ٹیکسی میں بیٹھ کر منی روانہ ہوئے۔ منی جاتے وقت ”فرزوق“ اور ”جریر“ کا مکالمہ یاد آیا جو عقبۃ الاردن کے مشہور عالم شیخ معوض نے بتایا تھا۔

قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ - التَّمَنَّى جَبْرِيرٌ
وَالْفَرُذُوقُ وَهَذَا جَا جَانِ فَقَالَ
فَرُزُوقٌ سَہ

ابو عبیدہ نے کہا ہے کہ ایک دفعہ جریر اور فرزوق کی ملاقات موسم حج میں ہوئی فرزوق نے جریر سے دریافت کیا۔

فَبَانَتْكَ لَاقٍ بِالْمَنَازِلِ مِنْ مَنِي
فَعَارًا فَاحْزَنِي بِمَا أَنْتَ فَاحِزٌ
فَقَالَ جَبْرِيرٌ يَلْبَيْتُكَ اللَّهُمَّ لَبَيْتُكَ

اسے جریر آپ منی کے منزلوں میں جا کر مجدد شرف کے امور پر فخر کریں گے۔ پس مجھے بتا دیجئے کہ آپ منی میں کس چیز پر فخر کرنے والے ہیں۔ جریر نے جواب دیا کہ میں بَلَيْتُكَ اللَّهُمَّ لَبَيْتُكَ کے کلمات پر فخر کرنے والا ہوں۔

قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ أَصْحَابُنَا لَيَسْتَحْسِنُونَ
هَذَا الْجَوَابَ مِنْ جَبْرِيرٍ يُحِبُّونَ بِهِ

ابو عبیدہ کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھی جریر کے اس جواب کو بہت پسند کیا کرتے تھے۔

راستہ چونکہ خالی تھا اس لئے ہم چار پانچ منٹ کے وقفہ میں پہنچے ”مسجد خیف“ کے بڑے دروازے کے بالمقابل سڑک کے ایک کنارے فروکش ہوئے، ساتھیوں کو بھٹا کہ قریب کی ایک دوکان سے اناس کے مربے کا ڈبرہ خریدا، اس کے ساتھ ہم نے روٹی کھائی۔ مکہ مکرمہ کی بابرکت روٹی اور مسجد خیف کی آغوش میں اناس کے قتلوں سے کھانا عجب کیف کا باعث ہے۔ ساتھیوں نے تہجد پڑھ کر فدا آرام کرنے کے لئے لیٹ گئے۔ مسجد خیف میں نصب شدہ لاؤڈ سپیکر کے فدیچہ نشر شدہ مؤثر آواز نے ہمیں جگایا۔ الحمد للہ کہ منی میں صبح کی یہ نماز باجماعت نصیب ہوئی۔ سنت ترویہ ہے کہ منی میں پانچوں نمازیں (ترویہ کے ظہر سے نیکر عرفہ کی فجر تک) پڑھی جائیں، مگر حکم قصائے الہی ہم نے ظہر کی نماز جدہ کے مدینۃ الحجاج میں پڑھی۔ عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مکہ مکرمہ میں صرف یہ فجر کی نماز منی میں نصیب ہوئی۔ الحمد للہ ملائکہ لا یتزلزل کلمہ۔ کچھ نہ کچھ تو میسر ہوا۔

(باقی آئندہ)